Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 2,Vol ,8 , April–June ,2026

شمارہ ۲، جلد ۸، اپریل—جون، ۲۰۲٦

سورۃ الاعراف میں انبیائے کرام کے واقعات اور عقیدۂ توحید: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Prophetic Narratives and the Doctrine of Tawheed in Surah Al A‘raf: A Thematic and Analytical Study

عطاء اللہ یوسفزئی [1]

شفیق الرحمن [2]

Abstract:

This study presents a thematic and analytical examination of Surah Al A'raf, with a particular focus on the prophetic narratives and the doctrine of Tawheed (Oneness of Allah). The research analyzes the accounts of six Prophets Adam, Nuh, Hud, Salih, Lut, and Shuayb (peace be upon them) as presented in the Surah, highlighting how each prophet conveyed the same foundational call to monotheism to their respective communities. The study employs qualitative textual analysis, drawing upon classical tafsir literature including Ibn Kathir's Tafsir al-Qur'an al-Azim, Al-Tabari's Jami' al-Bayan, Al-Razi's Mafatih al Ghayb, and Al-Qurtubi's Al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an. The conceptual framework identifies Tawheed as the central variable, against which shirk, rejection, and misguidance function as secondary variables. The findings reveal a consistent Qur'anic pattern: invitation to Tawheed, human response (acceptance or rejection), and resulting consequences (guidance or punishment). The study further demonstrates that rejection of prophetic guidance was consistently rooted in arrogance, blind adherence to tradition, and material self-interest as evident in the pride of 'Ad, the defiance of Thamud, the moral corruption of the people of Lut, and the economic dishonesty of the people of Madyan. The research concludes that these narratives are not merely historical accounts but carry timeless relevance, offering moral and social guidance applicable to contemporary societies.

Keywords:

Surah Al A‘raf, Tawheed, Prophetic Narratives, Quranic Thematic Study, Tafsir Literature,
.

[1] پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی، پشاور

[2] لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تعارف (Introduction)

سورۃ الاعراف قرآن مجید کی اہم اور جامع سورتوں میں شمار ہوتی ہے جس میں انسانی ہدایت کے بنیادی اصول نہایت مؤثر اور واقعاتی انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔اس سورۃ میں خاص طور پر انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات کو بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث فرمایا، جنہوں نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ کی وحدانیت (توحید) کی طرف بلایا اور شرک وگمراہی سے بچنے کی تلقین کی۔

سورۃ الاعراف کا اسلوب نہایت منفرد ہے، کیونکہ اس میں صرف احکامات بیان نہیں کیے گئے بلکہ تاریخی واقعات کے ذریعے انسان کو سوچنے اور سبق حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔قرآن مجید خود بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء کے واقعات میں اہلِ عقل کے لیے نصیحت ہے:

"لَقَدْكَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ"

یقیناًان کے واقعات میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے۔

اس سورۃ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک مختلف انبیائے کرام کے حالات بیان کیے گئے ہیں، جن میں حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کے واقعات بھی شامل ہیں۔ان تمام واقعات کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت کا بنیادی مقصد ایک ہی تھا، یعنی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانا اور شرک سے روکنا۔

مفسرین کرام نے بھی اس سورۃ کی تفسیر میں اس پہلو کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے۔امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کی دعوت کا خلاصہ یہی تھا کہ لوگ اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کریں۔اسی طرح امام طبری بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں انبیاء کے واقعات کو بار بار بیان کرنے کا مقصد انسانوں کو نصیحت اور ہدایت فراہم کرنا ہے۔

مزید برآں، سورۃ الاعراف میں مختلف اقوام کے ردعمل کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔کچھ لوگوں نے انبیاء کی دعوت کو قبول کیا اور کامیاب ہوئے، جبکہ اکثر نے انکار کیا اور عذاب کا شکار ہوئے۔یہ ایک مستقل قرآنی اصول کو ظاہر کرتا ہے کہ جب انسان اللہ کی ہدایت کو رد کرتا ہے تو وہ اخلاقی، معاشرتی اور روحانی زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔

زیرِ نظر تحقیق اسی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے سورۃ الاعراف کا موضوعاتی مطالعہ پیش کرتی ہے۔اس میں خاص طور پر انبیائے کرام کے واقعات کا تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ کس طرح ہر نبی نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی اور انکار کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔اس تحقیق کا مقصد نہ صرف ان واقعات کو بیان کرنا ہے بلکہ ان سے حاصل ہونے والے عملی اور اخلاقی اسباق کو بھی اجاگر کرنا ہے تاکہ موجودہ دور کے انسان کے لیے رہنمائی فراہم کی جاسکے۔ اس تحقیق میں معیاری متنی تجزیہ کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور کلاسیکی تفاسیر سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔اس کے ذریعے یہ کوشش کی گئی ہے کہ سورۃ الاعراف کے پیغام کو ایک منظم اور اکیڈمک انداز میں پیش کیا جائے تاکہ یہ مقالہ تحقیقی معیار پر پورا اتر سکے اور قرآنی موضوعاتی مطالعہ میں ایک مفید اضافہ ثابت ہو۔

ادبی جائزہ(Literature Review)

سورۃالاعراف کی تفسیراوراس کے موضوعات پر قدیم وجدید علماء نے نہایت گراں قدر علمی کام کیاہے۔ بالخصوص کلاسیکی مفسرین نے اس سورۃ میں بیان کردہ انبیائے کرام کے واقعات، عقیدۂ توحیداوراقوام کے ردعمل کو مختلف زاویوں سے واضح کیاہے۔ یہ تفاسیر نہ صرف قرآنی مفہوم کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں بلکہ اسلامی فکر کے ارتقاء کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔

امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں سورۃالاعراف کے واقعات کوایک مربوط انداز میں پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیاہے کہ تمام انبیائے کرام کی دعوت کابنیادی نکتہ توحید تھا۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ ہر نبی نے اپنی قوم سے یہی فرمایا:

"يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ"[3]

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

ابن کثیر کے نزدیک ان آیات کا بار بار ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ توحید ہی تمام انبیاء کی مشترکہ دعوت تھی اور یہی دینِ اسلام کی بنیاد ہے۔[4]

اسی طرح امام طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں سورۃالاعراف کے واقعات کو تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیاہے کہ قرآن مجید میں انبیاء کے قصص کو محض تاریخ کے طور پر نہیں بلکہ ہدایت اور نصیحت کے لیے بیان کیا گیاہے۔ وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہر قوم کے انکار کے پیچھے تکبر، دنیاپرستی اور حق سے روگردانی جیسے عوامل کارفرما تھے۔[5]

امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مفاتیح الغیب میں ان واقعات کا عقلی اور فلسفیانہ تجزیہ پیش کیاہے۔ ان کے نزدیک سورۃالاعراف میں بیان کردہ واقعات انسانی نفسیات، اخلاقی کمزوریوں اور اجتماعی رویوں کو سمجھنے کے لیے نہایت اہم ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان کا انکار اکثر علم کی کمی نہیں بلکہ ضد اور تکبر کی وجہ سے ہوتاہے۔[6]

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں سورۃالاعراف کے واقعات سے فقہی اور اخلاقی اصول اخذ کیے ہیں۔ وہ خاص طور پر حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن میں معاشی انصاف اور دیانت داری کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں اور یہ واضح کرتے ہیں کہ دین صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی اور معاشی معاملات میں بھی رہنمائی فراہم کرتاہے۔[7]

---

[3] القرآن، 59,65,73,85/7

[4] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار المعرفہ، 1412ھ، ج3، ص401۔

[5] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، بیروت: دار الفکر، 1408ھ، ج12، ص298۔

[6] فخر الدین محمد الرازی، التفسیر الکبیر (مفاتیح الغیب)، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1420ھ، ج22، ص145۔

[7] محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ، الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1384ھ، ج7، ص243۔

قرآن مجید خود بھی انبیائے کرام کے واقعات کے مقصد کو واضح کرتا ہے کہ یہ واقعات عبرت اور نصیحت کے لیے بیان کیے گئے ہیں:

"فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُم يَتَفَكَّرُونَ"[8] (پس آپ یہ قصے بیان کریں تاکہ وہ غور و فکر کریں)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ" [9]

(اور ہم رسولوں کے حالات میں سے وہ سب کچھ آپ کو سناتے ہیں جس سے ہم آپ کے دل کو مضبوط کریں)

احادیث مبارکہ میں بھی انبیائے کرام کے واقعات کو نصیحت اور ہدایت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الأنبياء إخوة لعلات، دينهم واحد" [10] (تمام انبیاء آپس میں بھائی ہیں، ان کا دین ایک ہی ہے)

یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ تمام انبیاء کی تعلیمات کا بنیادی مقصد ایک ہی تھا، یعنی اللہ کی وحدانیت کا قیام۔

مذکورہ تفاسیر اور دینی مصادر کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سورۃ الاعراف میں بیان کردہ انبیائے کرام کے واقعات کو مختلف علمی زاویوں سے سمجھا گیا ہے، تاریخی، اخلاقی، فقہی اور عقلی۔ تاہم، زیرِ نظر تحقیق ان تمام زاویوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک موضوعاتی (Thematic) انداز اختیار کرتی ہے، جس میں خاص طور پر توحید کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے اور انبیاء کی دعوت اور اقوام کے رد عمل کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ ادبی جائزہ اس تحقیق کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد فراہم کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ سورۃ الاعراف کا مطالعہ صرف ایک تفسیر تک محدود نہیں بلکہ مختلف علمی روایتوں کا مجموعہ ہے، جسے ایک منظم تحقیقی انداز میں پیش کرنا ضروری ہے۔

تصوراتی خاکہ (Conceptual Framework)

زیرِ نظر تحقیق کا بنیادی تصور (Conceptual Framework) عقیدۂ توحید پر مبنی ہے، جو اسلام کی اساس اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا مرکزی نکتہ ہے۔ قرآن مجید میں بارہا اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء کا پیغام ایک ہی تھا، یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے سوا ہر قسم کے شرک کا انکار۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر انبیائے کرام کی دعوت کو ایک ہی جملے میں بیان کیا گیا ہے:

"يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ"

(اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں)[11]

---

[8] القرآن، 176/7

[9] القرآن، 120/11

[10] محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الأنبیاء، بیروت: دار ابن کثیر، 1407ھ، حدیث نمبر: 3442۔

[11] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار المعرفہ، 1412ھ، ج3، ص432۔

یہ آیت مختلف انبیاء (حضرت نوح، ہود، صالح، شعیب علیہم السلام) کی دعوت کے طور پر سورۃ الاعراف میں بار بار دہرائی گئی ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ توحید ہی تمام دعوتِ انبیاء کی بنیاد ہے۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں"[12]

اسی طرح امام طبری اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

"انبیاء کی دعوت میں سب سے پہلا اور اہم ترین حکم توحید کا تھا، کیونکہ یہی تمام اعمال کی بنیاد ہے"[13]

اس تحقیق کے تصوراتی خاکے میں توحید کو ایک مرکزی متغیر (Central Variable) کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں شرک، انکار اور گمراہی کو ثانوی متغیرات (Secondary Variables) کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ایک واضح قرآنی pattern سامنے آتا ہے:

دعوتِ توحید--- ردعمل (قبول/انکار) --- نتائج (ہدایت یا عذاب)

یہ طریقہ قرآن مجید کے مختلف واقعات میں مسلسل نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ"

(اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم نے اس کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کرو)[14]

(سورۃ الانبیاء:۲۵)

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"یہ آیت اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت کا اصل محور توحید تھا اور باقی تمام احکام اسی کے تابع ہیں"[15]

اسی طرح حدیث مبارکہ بھی اس تصور کو مضبوط کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أفضل ما قلت أنا والنبيون من قبلي: لا إله إلا الله" [16]

(سب سے افضل بات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی: لاالٰہ الا اللہ)

---

[12] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، بیروت: دار الفکر، 1408ھ، ج12، ص298۔

[13] القرآن، 25/21

[14] فخر الدین محمد الرازی، التفسیر الکبیر (مفاتیح الغیب)، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1420ھ، ج22، ص145۔

[15] محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، ابواب الدعوات، ریاض: مکتبہ المعارف، 1417ھ، حدیث نمبر: 3585۔

[16] القرآن، 82/7

اس تصوراتی خاکے کا ایک اور اہم پہلو انسانی ردعمل (Human Response) ہے۔ قرآن مجید میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جب انبیاء اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے تھے تو لوگوں کا ردعمل مختلف ہوتا تھا۔ کچھ لوگ ایمان لاتے تھے جبکہ اکثر انکار کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : "فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ" [17]

(تو اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہیں اپنی بستی سے نکال دو) (سورۃ الاعراف: ۸۲)

امام قرطبیؒ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جب حق واضح ہو جاتا ہے تو منکرین اکثر دلائل کی بجائے طاقت اور جبر کا سہارا لیتے ہیں" [18]

لہٰذا، اس تحقیق کا تصوراتی خاکہ تین بنیادی عناصر پر مشتمل ہے:

1. **توحید (دعوت کا مرکز)**

2. **انسانی ردعمل (قبول یا انکار)**

3. **نتائج (ہدایت یا عذاب)**

یہ تینوں عناصر مل کر ایک جامع فریم ورک تشکیل دیتے ہیں جس کے ذریعے سورۃ الاعراف کے تمام واقعات کو منظم انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تصوراتی خاکہ نہ صرف اس تحقیق کی بنیاد فراہم کرتا ہے بلکہ آئندہ تجزیے (Analysis) کے لیے ایک واضح سمت بھی متعین کرتا ہے، جس کے ذریعے انبیائے کرام کے واقعات کو ایک مربوط اور سائنسی انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔

4 انبیائے کرام کے واقعات کا تجزیہ (Analysis of Prophetic Narratives)

سورۃ الاعراف میں مختلف انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات کو ایک منظم انداز میں بیان کیا گیا ہے، جن کا بنیادی مقصد انسان کو توحید کی طرف بلانا اور شرک و گمراہی سے بچانا ہے۔ ان واقعات کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت ایک ہی اصول پر مبنی تھی، البتہ ہر قوم کے حالات اور ردعمل مختلف تھے۔

4.1 حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ

سورۃ الاعراف کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ابلیس کے انکار کے واقعہ سے ہوتا ہے، جو انسانی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[17] محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ، الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1384ھ، ج7، ص243۔

[18] القرآن، 11/7

"وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ..." [19]

(اور ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو)

اس واقعہ میں ابلیس نے تکبر کی بنیاد پر اللہ کے حکم کو رد کیا : "أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ" [20](میں اس سے بہتر ہوں)

امام ابن کثیر اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابلیس کا انکار علم کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ تکبر اور حسد کی وجہ سے تھا۔ [21] یہ واقعہ اس بات کی بنیاد فراہم کرتا ہے کہ گمراہی کی اصل جڑ تکبر ہے اور یہی رویہ بعد میں اقوام میں بھی نظر آتا ہے۔

4.2 حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا گیا تاکہ وہ انہیں شرک سے نکال کر توحید کی طرف لائیں۔ قرآن مجید میں ان کی دعوت یوں بیان ہوئی

ہے: "يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ" [22](اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں)

لیکن ان کی قوم نے انکار کیا اور ان کا مذاق اڑایا۔ امام طبری لکھتے ہیں کہ قوم نوح کا انکار دراصل اپنی روایات اور بڑوں کی اندھی تقلید کی وجہ سے تھا۔[23]

آخر کار اللہ تعالیٰ نے طوفان کے ذریعے انکار کرنے والوں کو ہلاک کر دیا، جو اس بات کی واضح مثال ہے کہ حق کے انکار کا انجام تباہی ہوتا ہے۔

4.3 حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا، جو اپنی طاقت اور قوت پر فخر کرتی تھی۔ انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، لیکن انہوں نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا۔

قرآن مجید میں ان کا جواب یوں بیان ہوا ہے : "مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً" [24](ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟)

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قوم عاد کا سب سے بڑا مسئلہ غرور اور طاقت کا نشہ تھا، جس نے انہیں حق قبول کرنے سے روکا۔[25]

---

[20] القرآن، 12/7

[21] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار المعرفہ، 1412ھ، ج3، ص401۔

[22] القرآن، 59/7

[23] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، بیروت: دار الفکر، 1408ھ، ج12، ص310۔

[24] القرآن، 15/41

[25] فخر الدین محمد الرازی، التفسیر الکبیر، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1420ھ، ج14، ص210۔

نتیجتاً اللہ تعالیٰ نے ان پر شدید آندھی بھیجی جس نے انہیں ہلاک کر دیا۔

4.4 حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی صداقت کے لیے ایک معجزہ (اونٹنی) عطا کیا، لیکن قوم نے اس نشانی کو جھٹلا دیا۔ "فَعَقَرُوا النَّاقَةَ" [26](پس انہوں نے اونٹنی کو قتل کر دیا)

امام قرطبیؒ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ محض ایک جانور کا قتل نہیں تھا بلکہ اللہ کی نشانی کی کھلی نافرمانی تھی۔[27]

اس نافرمانی کے نتیجے میں ان پر زلزلہ اور عذاب نازل ہوا۔

4.5 حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اخلاقی انحراف کا شکار تھی۔ انہوں نے اپنی قوم کو اصلاح کی دعوت دی، لیکن انہوں نے انکار کیا۔

"أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ" [28](کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو؟)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ قوم لوط کا جرم صرف انکار ہی نہیں بلکہ کھلی بے حیائی کا فروغ تھا۔[29]

آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا اور ان کی بستیوں کو الٹ دیا۔

4.6 حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام کو قوم مدین کی طرف بھیجا گیا، جو ناپ تول میں کمی کرتی تھی اور معاشی بددیانتی میں مبتلا تھی۔

"أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ" [30](ناپ تول پورا کرو)

امام طبری لکھتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت میں معاشی انصاف کو خاص اہمیت حاصل تھی، جو اسلامی نظام کا اہم حصہ ہے۔[31]

انکار کے نتیجے میں ان پر عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

---

[26] القرآن، 77/7

[27] محمد بن احمد الانصاری القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1384ھ، ج7، ص267۔

[28] القرآن، 80/7

[29] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار المعرفہ، 1412ھ، ج3، ص445۔

[30] القرآن، 85/7

[31] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، بیروت: دار الفکر، 1408ھ، ج13، ص55۔

تجزیاتی خلاصہ (Analytical Summary)

ان تمام واقعات کے تجزیے سے ایک واضح اور مسلسل pattern سامنے آتا ہے:

دعوتِ توحید--- انکار (تکبر/روایات/مفادات) --- عذاب

یہ pattern صرف ماضی تک محدود نہیں بلکہ ہر دور کے انسان کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ اگر وہ اللہ کی ہدایت کو رد کرے گا تو اس کا انجام بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔

5 بحث و مباحثہ (Discussion)

سورۃ الاعراف میں بیان کردہ انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات کا تفصیلی تجزیہ کرنے سے ایک جامع اور منظم فکری نظام سامنے آتا ہے، جو نہ صرف ماضی کی اقوام کے حالات کو واضح کرتا ہے بلکہ ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان واقعات کے باہمی تقابل سے ایک بنیادی اور مستقل قرآنی اصول سامنے آتا ہے، جسے یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

دعوتِ توحید--- انسانی ردعمل --- نتائج (ہدایت یا عذاب)

یہ اصول اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت (Divine Law) ہر زمانے میں یکساں رہی ہے اور انسان کا انجام اس کے اعمال اور ردعمل پر منحصر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اس اصول کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ" [32]

(بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں) (سورۃ الرعد:١١)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسانی زوال یا عروج کا تعلق اس کے اپنے اعمال سے ہے اور یہی بات سورۃ الاعراف کے واقعات میں بار بار سامنے آتی ہے۔

5.1 انسانی انکار کے اسباب (Causes of Rejection)

انبیائے کرام کی دعوت کے مقابلے میں اقوام کے انکار کی مختلف وجوہات سامنے آتی ہیں، جن میں سب سے اہم **تکبر**، مفاد پرستی اور اندھی تقلید ہیں۔

قوم عاد کے بارے میں قرآن کہتا ہے: "وَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ" [33] (انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا) (سورۃ الاعراف: ١٤٦)

---

[32] القرآن، 11/13

[33] القرآن، 15/41

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تکبر انسان کو حق قبول کرنے سے روکتا ہے، چاہے دلیل کتنی ہی واضح کیوں نہ ہو۔[34]

اسی طرح بعض اقوام نے اپنے آباؤاجداد کی اندھی تقلید کی وجہ سے حق کو رد کیا، جیسا کہ قرآن میں ہے:

"إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ" [35](ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے) (سورۃ الزخرف: ۲۲)

5.2 اخلاقی اور معاشرتی انحراف

سورۃ الاعراف کے واقعات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم توحید سے دور ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجے میں اخلاقی اور معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

قوم لوط کی مثال اس کی واضح دلیل ہے، جہاں اخلاقی حدود کی کھلی خلاف ورزی کی گئی۔ اسی طرح قوم مدین میں معاشی بدعنوانی عام تھی۔

امام قرطبی لکھتے ہیں کہ: "جب معاشرہ اللہ کی ہدایت سے دور ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات زندگی کے ہر شعبے میں ظاہر ہوتے ہیں"[36]

5.3 عذاب اور اس کا فلسفہ

قرآن مجید میں عذاب کو محض سزا نہیں بلکہ ایک تنبیہ اور عدل کا تقاضا قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا" [37]

(اور ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک رسول نہ بھیج دیں) (سورۃ بنی اسرائیل (الاسراء): ۱۵)

امام ابن کثیر اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پہلے حجت قائم کرتا ہے، پھر سزا دیتا ہے، تاکہ کسی پر ظلم نہ ہو۔[38]

5.4 عصر حاضر میں اطلاق (Contemporary Relevance)

سورۃ الاعراف کے واقعات صرف تاریخی نہیں بلکہ آج کے دور کے لیے بھی نہایت اہم ہیں۔ آج بھی معاشرتی ناانصافی، اخلاقی بگاڑ اور مادہ پرستی انہی اسباب

کا نتیجہ ہیں جن کی وجہ سے سابقہ اقوام ہلاک ہوئیں۔ یہ واقعات انسان کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے تو وہی نتائج دوبارہ سامنے آ سکتے ہیں۔

---

[34] فخر الدین محمد الرازی، التفسیر الکبیر، بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1420ھ، ج14، ص215۔

[35] القرآن، 22/43

[36] محمد بن احمد الانصاری القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1384ھ، ج7، ص250۔

[37] القرآن، 15/17

[38] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دار المعرفہ، 1412ھ، ج3، ص512۔

بحث کا خلاصہ

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ: توحید انسانی فلاح کا بنیادی اصول ہے

- انکار کی بنیادی وجوہات نفسیاتی اور معاشرتی ہیں
- عذاب ایک منصفانہ اور اصولی نتیجہ ہے
- قرآنی واقعات ہر دور کے لیے قابلِ اطلاق ہیں

نتائج:

- سورۃ الاعراف کے موضوعاتی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی محور عقیدۂ توحید تھا۔
- انبیائے کرام کے واقعات ثابت کرتے ہیں کہ تکبر، مفاد پرستی اور اخلاقی انحراف حق کے انکار کی بنیادی وجوہات ہیں۔
- تحقیق سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا قانونِ جزا و سزا عدل و حکمت پر مبنی ہے اور عذاب سے پہلے ہر قوم پر حجت مکمل کی جاتی ہے۔
- سورۃ الاعراف کے واقعات میں دعوتِ توحید، انکار، اخلاقی انحراف اور عذاب کا ایک واضح اور مسلسل نمونہ پایا جاتا ہے۔
- یہ نمونہ صرف سابقہ اقوام تک محدود نہیں بلکہ موجودہ معاشروں کے لیے بھی تنبیہ اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- سورۃ الاعراف انسان کو عقیدے کی اصلاح، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصلاح کے لیے جامع اور آفاقی رہنمائی فراہم کرتی ہے

سفارشات:

1. قرآن مجید کے موضوعاتی مطالعہ کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ قرآن کے پیغام اور عملی رہنمائی کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔
2. تقابلی تفسیر، موضوعاتی تفسیر اور قرآنی قصص کے عصری اطلاق پر مزید علمی و تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
3. سورۃ الاعراف کی تعلیمات کی روشنی میں دیانت داری، عدل، اخلاقی پاکیزگی اور دیگر اسلامی اقدار کو معاشرے میں فروغ دیا جائے۔
4. عوام میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ قرآنی واقعات محض تاریخی قصے نہیں بلکہ عملی زندگی کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
5. کرپشن، اخلاقی زوال، ناانصافی اور دیگر معاشرتی مسائل کے حل کے لیے قرآنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

6. مستقبل میں سورۃ الاعراف کے تقابلی مطالعہ، قرآنی قصص کے مختلف پہلوؤں اور انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کے عصری اطلاق پر مزید تحقیق کی جائے۔